سوال

(77) کیا پس ماندگان کی طرف سے متوفی کی فرض نمازوں کا کفارہ ادا کیا جاسکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مارڈن (سرے) سے محمد سعود الحق حقی تحریر کرتے ہیں:

دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ جس طرح روزہ نہ رکھنے کی صورت میں کسی محتاج کو کھانا کھلا کر کفارہ ادا کیا جاسکتا ہے۔ کیا اسی طرح اگر فرض نماز ادا نہ کرسکے تو کفارہ سے فرض نماز کی ادائیگی ہوسکتی ہے؟

مزید برآں بوجہ علالت نماز وقت پر ادا نہ کرسکا اور نہ ہی قضا کی ادائیگی ہوسکی قبل از موت۔ ایسی صورت میں اگر نماز کا کفارہ ادا کیا جاسکتا ہے تو کیا پس ماندگان کے ادا کرنے سے فرض کی ادائیگی مرحوم سے ہوسکتی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دریافت طلب مسئلہ سے قبل روزوں کے کفارہ سے متعلق وضاحت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روزہ نہ رکھنے کی صورت میں کفارہ کا جو حکم ہے وہ خاص حالات پر ہے نہ کہ یہ عمومی علم ہے کہ جو روزہ نہ رکھنا چاہے وہ کفارہ ادا کردے۔ بلکہ اگر کوئی اس قدر بیمار یا کمزور ہے کہ اس کی صحت یابی اور تندرستی کی کوئی امید نہیں تو پھر کفارہ ادا کیا جاسکتا ہے ورنہ اگر کوئی مثلاً رمضان میں بیمار ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ جاتے ہیں تو بعد میں اسے ان روزوں کی قضا کرنا پڑے گی۔

اس کے بعد نماز کے کفارہ سے متعلق جو مسئلہ دریافت کیا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرض نماز کا کوئی کفارہ نہیں بلکہ اگر نیند یا بھول کی وجہ سے کوئی نماز چھوٹ جائے تو جب بھی یاد آجائے تو فوراً اس کی قضا کرلینی چاہئے اور اگر کوئی جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے یا اتنی زیادہ نمازیں چھوٹ گئی ہوں کہ ان کا حساب اور گنتی مشکل ہے تو ان کا کفارہ صرف یہ ہے کہ وہ توبہ استغفار اور کثرت سے نوافل سے کام لے۔

باقی اس بیمار کی نمازوں کا کیا ہوگا جو ادائے بغیر وفات پاگیا ہو تو اس سلسلے میں یہ وضاحت ہے کہ نماز اور روزہ (جو مرحوم کی جانب سے بعض خاص حالات میں رکھا جاسکتا ہے) دونوں کے درمیان بنیادی طور پر بہت فرق ہے کہ روزے میں صبح سے شام تک کھانے پینے سے مکمل پرہیز کیا جاتا ہے گویا روزہ ایک طویل اور مسلسل کام ہے اور اس سلسلے میں نصوص بھی وارد ہوئی ہیں جب کہ نماز کے لئے کوئی نص نہیں۔ اسی طرح نماز کے ادا کرنے میں خصوصاً بیمار کے لئے کافی سہولتیں رکھی گئی ہیں کہ اگر کوئی کھڑا ہوکر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹے ہوئے اشاروں کے ذریعے نماز ادا کرلے۔ اگر وضو نہ کرسکتا ہو تو تیمم کافی ہے۔

ان مذکورہ صورتوں میں آدمی ہوش وحواس کے قائم رہنے تک کسی نہ کسی پر عمل کرسکتا ہے۔ ہاں اگر وہ کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ اپنے ہوش وحواس پر بھی قابو نہیں جیسے مسلسل بے ہوشی یا ذہنی فتور وغیرہ تو اس درمیان میں جو نمازیں گزریں گی وہ اس کے لئے معاف ہیں۔ جیسے حدیث میں آیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ پر ایک دفعہ نے ہوشی طاری ہوگئی جس کے نتیجے میں نماز بھی چھوٹ گئی اور جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے وہ نماز نہیں دہرائی۔ (مسند عبدالرزاق)

آپ نے جو بات دریافت کی ہے اس کا جواب یہی ہے کہ اگر مرحوم کی حالت اس قدر بگڑی ہوئی تھی کہ انہیں کسی چیز کا ہوش وحواس ہی نہیں تھا تو اس درمیان جو نمازیں گزریں وہ ان پر معاف ہیں ورنہ اگر یوں ہی چھوٹ گئی ہوں تو ان کا کفارہ صرف یہی ہے کہ ان کے لئے استغفار اور دعا کی جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص197

محدث فتویٰ